دقت ہمیں جن گوناگوں مسائل سے عہدہ برآ ہونا پڑ رہا ہے، ان کے مناسب اور معقول حل ڈھونڈنے میں بھی اس سے ہمیں بڑی مدد مل سکتی ہے۔

ایک عرصہ دراز سے برصغیر کے مسلمانوں کی علمی و ذہنی زندگی پر دوسرے مسلمان ملکوں سے کہیں زیادہ جزیرہ عرب اور بالخصوص حجاز میں ہونے والے واقعات کا اثر پڑتا رہا ہے۔ اور ہمارے علماء اور حرمین شریفین کے علماء کے درمیان افادہ و استفادہ کا برابر سلسلہ رہا ہے۔ حجاز میں جو علمی تحریکیں ظہور پذیر ہوئیں، ہمارے علماء ان سے متاثر ہوئے اور ہمارے ہاں سے اس طویل مدت میں جو علماء حج یا مستقل قیام کے لئے سرزمین حجاز جاتے رہے یقیناً ان کے اثرات وہاں پڑے۔

سعودی عرب میں شاہ فیصل کے برسر اقتدار آنے سے اس مملکت میں جس سرعت سے تبدیلیاں آرہی ہیں، ممکن نہیں کہ ہمارے ہاں کے اہل علم پر ان کا اثر نہ پڑے۔ اب تک ہمارے یہ بزرگ قدامت کی تائید میں اکثر سعودی عرب کے نظام حکومت کی مثال دیا کرتے تھے، لیکن اب اس نظام کو جس طرح جدید بنایا جا رہا ہے چند سالوں کے بعد ہمارے قدامت کے پرجوش حامی علماء کے ہاتھ سے یہ محکم دلیل بھی چھن جائے گی۔

مصر و شام سے عرب اشتراکیت کا جو سیلاب اٹھ رہا ہے، حجاز مقدس کو اس کے اثرات سے محفوظ رکھنے کے لئے شاہ فیصل کو یہ اہم اقدامات کرنے پڑے اور اس میں وہ بالکل حق بجانب ہیں۔ سعودی عرب میں تعلیم عام ہو رہی ہے۔ لڑکیوں کی تعلیم کا خاص اہتمام ہے اور سب سے بڑی بات یہ کہ سعودی صحافت بالکل "ماڈرن" ہوگئی ہے۔ اور اس کے ساتھ ریڈیو سروس کو فروغ دیا جا رہا ہے۔

ہمارے ہاں ایک زمانہ تھا کہ ہر نئی چیز اور ہر نئے اقدام کو "تفریح" کا نام دیا جاتا تھا۔ لیکن بحمداللہ اب یہ رجحان نہیں رہا۔ اور ہر نئی چیز کو اگر وہ مفید اور کارآمد ہے، تمام مسلمان ملکوں میں بے دریغ اختیار کیا جا رہا ہے۔